مولانا محمد انور مسرور مروت

موت العالم موت العالم

مورخہ ۹ جولائی صبح ہم اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے اور روزمرہ کے کام کے معمولات میں مصروف تھے کہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی جامع مسجد کے لاؤڈ اسپیکر پر اندوہناک خبر سنی کہ ہمارے مخدوم ومکرم، فقیہ العصر استاد العلماء، شیخ المشائخ مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے انتقال پرملال کی خبر سن کر پوری قوم خصوصاً علمی ودینی حلقوں میں غم وافسردگی کی لہر دوڑ گئی۔

اپنوں اور بڑوں کی جدائی پر ہر کسی کو غم ہوتا ہے لیکن بعض لوگوں کے فراق پر انسان کو بہت زیادہ دلی صدمہ پہنچتا ہے جس سے آنسو خشک ہو جاتے ہیں اور دل کے دھڑکنے کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی وفات کا بھی بالکل ایسا ہی اثر ہوا۔ نبی کریم صادق مصدوق ﷺ نے فرمایا ہے کہ موت العالم موت العالم۔

آپ یکم شوال ۱۳۴۴ھ بمطابق ۱۹۲۶ء بمقام زروبی ضلع صوابی مولانا حبیب اللہ صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ایک جید اور متبحر عالم دین تھے۔ فنون کی بعض کتابوں میں آپ کی علمی شہرت اتنی زیادہ تھی کہ پاکستان کے علاوہ افغانستان کے طلباء بھی آپ کے حلقہ درس میں پہنچتے اور کسب فیض پاتے۔ اور آج بھی روس تک کے علاقوں میں بڑے بڑے علماء بالواسطہ یا بلاواسطہ ان کے شاگرد ہیں۔ فنون کی تقریباً تمام کتابیں اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ والد کی وفات کے بعد آپ نے منطق وفلسفہ اور ریاضی کے منتہی کتابیں حضرت العلامہ مولانا خان بہادر صاحب عرف مارتونگ مولانا، حضرت مولانا نذیر صاحب حق چکیسر اور حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب شاہ منصوری اور دیگر اساتذہ سے پڑھیں۔ حدیث میں آپ نے حضرت العلامہ شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتوی ؒ سے کسب فیض کیا۔ ۱۹۵۲ء میں فارغ التحصیل ہو کر دستار فضیلت حاصل کی۔

حضرت استاد محترم فقیہ العصر مولانا مفتی محمد فرید صاحب انتہائی نیک اور متقی انسان تھے، جنھیں اللہ تعالیٰ نے قلب وذہن کی بے شمار خوبیاں عطا فرمائی تھیں۔ مرحوم فقہ وحدیث کے بہت بڑے عالم اور استاد تھے، مفتی صاحب علم وفضل زہد وتقویٰ اخلاص واستقامت جرات وشجاعت اور تواضع وانکسار کے جسم نمونہ تھے۔ آپ کے تمام تلامذہ دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ وطلباء کرام آپ ؒ کے نسبی اعزہ بالخصوص جانشین محترم ومکرم سیدی مخدومی مولانا حسین احمد صدیقی مدظلہ ہماری خصوصی تعزیت